82394 ـ دو ماہ کے مسلسل روزے رکھنے کے دوران ماہواری آ جائے تو کیا اس سے تسلسل ختم ہو جائیگا ؟

سوال

میں یہ معلوم کرنا چاہتی ہوں کہ جان بوجھ کر عمدا روزہ توڑنے والی عورت مسلسل دوماہ کے روزے بغیر کسی انقطاع کے کیسے رکھ سکتی ہے ؟
اور آپ اس کے متعلق کیا کہتے ہیں کہ اس عورت کو سات یوم ماہواری آئےتو کیا وہ ان ایام میں روزے نہ رکھے، اور اس کے فورا بعد دوبارہ شروع کر دے یا کہ کچھ اور کرنا ہو گا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

ماہ رمضان کے روزے عظیم فریضہ ہیں جو اللہ تعالی نے اپنے مومن بندوں پر درج ذیل فرمان جاری کر کے فرض کیے ہیں:

اے ایمان والوں تم پر روزے رکھنا فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر روزے فرض کیے گئے تھے تا کہ تم تقوی اختیار کرو البقرۃ (183).

چنانچہ ہر عاقل بالغ مسلمان شخص پر روزے رکھنا فرض ہیں، صرف کسی شرعی عذر مثلا بیماری یا سفر کی وجہ سے روزہ نہ رکھنے کی رخصت دی گئی ہے، اسی طرح حائضہ اور نفاس والی عورت کو بھی روزہ ترك کرینگی اور بعد میں ان سب کو بطور قضاء روزے رکھنا ہونگے.

اور جس شخص نے بھی رمضان المبارك میں بغیر کسی عذر روزہ نہ رکھا تو وہ کبیرہ گناہ کا مرتکب ٹھرا، اسے لازما توبہ کرنا ہوگی، اور کیا وہ اس کے ذمہ اس روزہ کی قضاء لازم ہے یا نہیں ؟

اس میں تفصیل ہے:

اگر تو اس نے روزہ کی نیت کی اور پھر دن کے کسی حصہ میں بغیر کسی عذر کے روزہ توڑ دیا تو اسے روزہ کی قضاء

کرنا ہوگی، اور اگر نیت نہ بھی کی تو راجح یہی ہے کہ اس پر قضاء نہیں.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

بغیر کسی شرعی عذر رمضان المبارك میں دن کے وقت روزہ توڑنا اکبر الکبائر میں شامل ہوتا ہے، اس سے انسان فاسق ہو جاتا ہے، اسے اللہ تعالی کے ہاں توبہ و استغفار کرنی اور اس روزہ کی قضاء میں ایك روزہ رکھنا واجب ہے.

یعنی اگر وہ روزہ رکھےاور دن کے کسی حصہ میں بغیر کسی عذر کے روزہ کھول لیا تو وہ گنہگار ہے، اور اسے اس روزہ کی قضاء میں روزہ رکھنا ہوگا؛ کیونکہ جب اس نے روزہ شروع کر لیا تو اسے مکمل کرنا لازم ہے، اور جب اس نے وہ روزہ فرض سمجھ کر روزہ رکھا تو نذر کی طرح اس کی قضاء بھی لازم ہو گی.

لیکن اگر وہ بغیر کسی عذر کے عمدا روزہ رکھتا ہی نہیں تو اس میں راجح یہی ہے کہ اس کی قضاء لازم نہیں؛ کیونکہ وہ اس سے کچھ فائدہ حاصل نہیں کر سکتا، اس لیے کہ اس سے وہ روزہ قبول ہی نہیں کیا جائیگا.

کیونکہ قاعدہ اور اصول یہ ہے کہ:

ہر مؤقت عبادت جس کی ادائیگی کے لیے وقت مقرر ہو جب وہ وقت سے بغیر کسی عذر مؤخر کر دی جائے تو وہ قبول نہیں ہوگی.

اس لیے کہ نبی کریم صلی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس نے بھی کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تو اس کا وہ عمل مردود ہے "

اور اس لیے بھی کہ یہ اللہ تعالی کی حدود سے تجاوز ہے، اور اللہ تعالی کی حدود سے تجاوز کرنا ظلم و زیادتی ہے، اور ظالم سے قبول نہیں ہوگی.

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اور جو کوئی بھی اللہ تعالی کی حدود سے تجاوز کرتا ہے وہی لوگ ظالم ہیں .

اور اس لیے بھی کہ اگر یہی عبادت وقت سے قبل ادا کی جائے - یعنی وقت شروع ہونے سے قبل - تو بھی وہ عبادت قبول نہیں ہوتی، تو اسی طرح اگر بغیر کسی عذر کے وقت سے بعد عبادت کی جائے تو قبول نہیں ہوگی لیکن اگر کوئی شرعی عذر ہو تو بعد میں ادا کرنے سے قبول ہو جاتی ہے " انتہی.

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (19) سوال نمبر (45).

دوم:

جس نے بھی بغیر کسی عذر کے رمضان المبارك میں روزہ توڑا اگر تو وہ جماع کر کے روزہ توڑتا ہے تو اس کے ذمہ کفارہ کے ساتھ ساتھ روزہ کی قضاء بھی ہوگی، کفارہ یہ ہے کہ ایك غلام آزاد کیا جائے، اگر نہ ملے تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے جائیں، اور اگر اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے، اس میں عورت یا مرد کا کوئی فرق نہیں، اگر عورت نے مرد کی اطاعت کرتے ہوئے روزہ توڑا تواس پر بھی کفارہ لازم ہے، لیکن اگر اسے مجبور کیا گیا ہو تو پھر عورت پر کفارہ لازم نہیں آتا.

اور اگر جماع کے علاوہ کسی اور چیز سے روزہ توڑا ہو مثلا کھا پی کر تو اس میں فقہاء کرام کا اختلاف ہے کہ آیا اس پر کفارہ لازم آتا ہے یا نہیں، لیکن راجح یہی ہے کہ اس پر کفارہ لازم نہیں آتا.

اس لیے کہ روزہ توڑنے والے کفارہ واجب ہونے کی کوئی دلیل نہیں ملتی اور اس کا جماع پر قیاس کرنا صحیح نہیں.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اور اس لیے کہ اس سے کفارہ واجب کرنے کی نہ تو کوئی نص ہے، اور نہ ہی اجماع پایا جاتا ہے، اور نہ ہی اسے جماع پر قیاس کرنا صحیح ہے " انتہی.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (3 / 22).

سوم:

جب عورت پر مسلسل دوماہ کے روزے رکھنا واجب ہوں اور وہ روزے رکھنا شروع کردے پھر اسے ماہواری آ جائے تو اس سے اس کے روزوں کا تسلسل نہیں ٹوٹتا بلکہ قائم رہےگا، چنانچہ ماہواری کے ایام میں روزہ نہ رکھے اور پھر ماہواری ختم ہوتے ہی دوماہ کے روزے مکمل کرلے؛ کیونکہ حیض تو اللہ تعالی کی جانب آدم کی بیٹیوں کے مقدر میں ہے، اس میں ان کا اپنا کوئی دخل نہیں، اس پر اہل علم کا اجماع ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" اہل علم کا اجماع ہے کہ مسلسل روزے رکھنی والی عورت کو مکمل کرنے سے قبل اگر ماہواری آجائے تو جب وہ ماہواری سے پاك ہو گی ان کی قضاء کرے، اور انہیں روزوں پر بنا کرتے ہوئے (یعنی پہلے روزوں کو شامل کر کے مکمل کرے گی) روزے مکمل کرےگی، کیونکہ دو ماہ میں حیض سے بچنا ممکن نہیں، الا یہ کہ ناامیدی کی بنا پر

حیض میں تاخیر ہو، اس میں روزوں کا خاتمہ ہے "

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (8 / 21).

اس بنا پر مثلا اگر کفارہ کے روزے محرم اور صفر کے مہینہ رکھ رہی ہو اور اس کی ہر ماہ میں ماہواری کے سات ایام ہیں تو وہ حیض کے ایام میں روزے نہ رکھے، بلکہ ماہواری ختم ہونے کے فورا بعد روزہ رکھنا شروع کرے اور حیض والے ایام کے عوض جمادی الاول کے چودہ دنوں کے روزے رکھ لے.

واللہ اعلم .